

مطبوعہ پاکستانی مصاحف سے متعلق چند فنی مسائل کا جائزہ

Review of Some Technical Issues related to the Quranic Text Published in Pakistan

Dr. Hafiz Muhammad Ajmal

Assistant Professor, Govt. College Model Town Lahore

Dr. Rana Zahid Mehmood

Lecturer, Islamiyat, Govt. College of Commerce, Narowal

Version of Record Online / Print: 26-Dec-2018

Accepted: 18-Dec-2018

Received: 31-August-2018



Abstract

Error-free printing of Qur'ānic Text is a collective duty of all Muslims. The fact remains that Muslims have performed this duty with devotion and rightly. They also arranged sittings to discuss "Rasm" and "Dabt" (رسم اور ضبط) to understand the crux of matter and provide an expression to the most authentic text. No Muslim can intentionally commit any kind of mistake in the text of Qur'ān. However, such possibilities of error cannot be denied due to negligence and inadvertency. The Ministry for Religious Affairs has made it obligatory for all the printing institutions of Qur'ānic text to follow the model of the Qur'ānic manuscript, produced by Anjman Himāyat-e-Islām, yet many Qur'ānic manuscripts with errors are present in the market. Such manuscripts are not only present in some mosques, but also recited. It causes problems in recitation of those verses and might changing the meaning of them. This article points out such scriptures and errors, so it can be identified and to take steps for preventive measures for such errors in future. This article also suggests some policies and strategies for publishing of Qur'ān for avoiding misprints errors.

Key Words: Qur'ānic text, 'ilm-al-Rasm, 'ilm-al-Dabt

تمہید:

قرآنی متن کی حفاظت اور درست قراءت کیلئے مسلمانوں نے "علم الرسم" اور "علم الضبط" کے نام سے دو علوم کو وضع کیا۔ علم الرسم کا تعلق کلمات قرآنیہ کی درست کتابت سے ہے جبکہ متن قرآنی کی درست قراءت کیلئے تحریر الفاظ و حروف کے قواعد و

مطبوعہ پاکستانی مصاحف سے متعلق چند فنی مسائل کا جائزہ

ضوابط اور علامات پر مبنی علم کو "علم الضبط" کہتے ہیں۔

علم الرسم کا آغاز حضرت عثمان غنیؓ کے دور میں اور آپؓ کے حکم سے ہوا اس لئے اسے "رسم عثمانی" کے اصطلاحی نام سے بھی جانا جاتا ہے۔¹ علم الرسم کے قوانین کی باقاعدہ تدوین میں امام ابو عمرو الداجی² اور ان کے شاگرد امام ابو داؤد سلیمان بن نجیح³ نے بنیادی کردار ادا کیا۔ علم الرسم کے برعکس علم الضبط کے قواعد و ضوابط اور علامات مرحلہ وار وجود میں آئیں۔ قرآنی نسخوں میں مروجہ موجودہ علامات ضبط خلیل بن احمد النخوی⁴ کی وضع کردہ ہیں۔ خلیل بن احمد علم النحو کا بانی بھی ہے۔⁵ قرآنی متن کی کتابت میں رسم عثمانی کی پابندی امت کا اجماعی فیصلہ ہے⁶ جبکہ علامات ضبط کے استعمال میں علاقائی طور پر معروف علامات کا استعمال اختیاری حیثیت رکھتا ہے۔

پاکستان میں طباعت و اشاعت کے ادارے اگرچہ رسم و ضبط کے قوانین کے مطابق قرآن کریم کی طباعت کے قانونی طور پر پابند ہیں اور کسی بھی نسخے کی طباعت سے پہلے انہیں حکومت کی طرف سے متعین کردہ پروف ریڈرز سے صحتِ متن کا سرٹیفکیٹ حاصل کرنا بھی ضروری ہے تاہم یہ امر قابل ذکر ہے کہ پروف ریڈرز کی اکثریت ایسے حافظ قرآن حضرات پر مشتمل ہوتی ہے جو رسم و ضبط کے فنون کی باریکیوں سے نااہل ہوتے ہیں۔ وہ اپنے حافظے کی بنیاد پر صحتِ متن کو جانچ کر سرٹیفکیٹ جاری کر دیتے ہیں۔ بعض پروف ریڈرز اور ناشران کی عدم توجہی اور بے احتیاطی سے ایسے فنی سقم باقی رہ جاتے ہیں جس سے عام قاری حضرات نادانستہ طور پر غلط قراءت کے مرتکب ہوتے ہیں۔ نیز کاروباری مسابقت کے پیش نظر اٹھائے گئے بعض مثبت اقدامات (خصوصاً تجویدی قرآن کریم میں رنگوں اور مخصوص علامات کا استعمال) بھی یکسانیت نہ ہونے کی بنا پر عام قاری کیلئے مسائل کی وجہ ہے۔ اس آرٹیکل میں پاکستان میں چھپنے والے قرآن کریم سے متعلق ایسے ہی فنی مسائل کو اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ان مسائل کو ہم علامات ضبط کے استعمال میں اغلاط، تجویدی قرآن کریم سے متعلق مسائل اور سطر بندی کے مسائل کے عنوان سے ذکر کریں گے۔

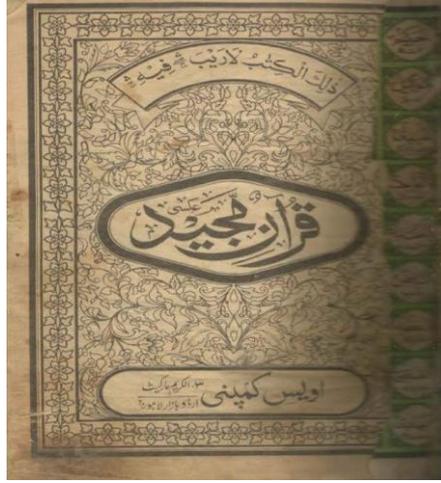
علامات ضبط کے استعمال میں اغلاط

مطبوعہ پاکستانی مصاحف میں علامات ضبط کے استعمال میں اغلاط کا ارتکاب بھی کئی ایک نسخوں میں مشاہدے میں آیا۔ عربی زبان سے تعلق رکھنے والا ہر صاحب علم جانتا ہے کہ عربی زبان میں محض اعراب کی تبدیلی سے معنی تبدیل ہو جاتے ہیں۔ راقم نے اس حوالے سے بعض کمپنیوں کے مطبوعہ قرآن کریم کے نسخوں کا مطالعہ کیا جن میں اس نوعیت کی کئی اغلاط سامنے آئیں۔ یہاں یہ اہم بات بھی مد نظر رہے کہ یہ نسخہ جات کسی لائبریری یا ریکارڈ سے حاصل نہیں کیے گئے بلکہ صرف ایک ہی شہر کے محض ایک علاقہ کی تین مساجد سے حاصل کیے گئے ہیں، جو اس بات کی بھی دلیل ہیں کہ غلطیوں والے یہ نسخہ جات آج بھی تلاوت کیلئے استعمال کیے جاتے ہیں۔ ذیل میں نمونے کے طور پر دو اداروں کے مطبوعہ مصاحف میں پائی جانے والی ایسی اغلاط کا جائزہ لیا جاتا

ہے۔
اولیس کمپنی

اولیس کمپنی الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور کا مطبوعہ، سولہ سطر قرآن کریم، جس کے کل صفحات کی تعداد ۵۴۳ ہے۔ سرسری مطالعہ سے اس نسخہ میں ضبط کی ۱۳، اغلاط سامنے آئیں۔ یہ بات بھی خصوصی طور پر قابل ذکر ہے کہ اسی نسخہ کے پہلے ایڈیشن میں بھی اس سے قبل ۳۱ اغلاط کی نشاندہی مفتی محمد ابراہیم صادق آبادی صاحب⁷ نے کی تھی۔⁸ لیکن اس کے

باوجود بے حسی اور لاپرواہی کا یہ عالم ہے کہ تقریباً نصف اغلاط جوں کی توں باقی ہیں۔ نسخہ کے آخر میں تین پروف ریڈرز کی تصدیق درج ہے کہ اس میں کسی قسم کی کوئی غلطی نہیں ہے۔ مذکورہ نسخے کا ابتدائی صفحہ اور اغلاط والی آیات کے عکس ذیل میں ملاحظہ فرمائیے۔



نسخہ مذکورہ کا سرورق

چند ایک مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

نمبر ۱

9 **وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِّنْكُمْ**

مذکورہ آیت مبارکہ میں "واؤثوا" کے "الف" پر کھڑی زبر نہیں لگائی گئی۔

نمبر ۲

10 **وَأَمَّا الَّذِينَ اسْتَنكَفُوا وَاسْتَكْبَرُوا فَيَعْبُدُونَ عَدَابَ اللَّهِ**

مذکورہ آیت مبارکہ میں "وَأَمَّا الَّذِينَ" کے "ذال" پر نقطہ نہیں لگایا گیا۔

نمبر ۳

11 **يَكْمُرُونَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ إِذَا مَسَّكُمْ الضَّرَّ وَالْصَّرَّ قَالُوا
تَجَرَّرُونَ ۗ ثُمَّ إِذَا كُفَّ الضَّرُّ عَنْكُمْ إِذَا فَرَّقَ مَسَّكُمْ**

مذکورہ آیت مبارکہ میں "مَسَّكُمْ الضَّرُّ" کے "ض" پر پیش کی بجائے زر ڈالی گئی ہے۔

نمبر ۴

12 **الْحَيِّثُ لِلْحَيِّثِينَ وَالْحَيِّثُونَ لِلْحَيِّثَاتِ وَالطَّيِّثُ لِلطَّيِّمَاتِ**

مذکورہ بالا آیت مبارکہ میں "الْمُجْتَمِعُونَ" کے "خاء" پر زبر کی بجائے کھڑی زبر ڈال دی گئی ہے۔

نمبر ۵

13 سَيَقَاتُ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ۚ وَقِيلَ لِلنَّاسِ هَلْ أَنْتُمْ قَائِلُونَ ﴿١٣﴾

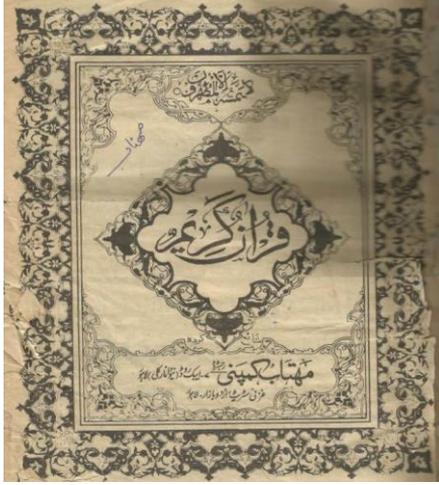
مذکورہ آیت مبارکہ کے لفظ "الْمُجْتَمِعُونَ" کے میم پر "پیش" کی بجائے "زبر" ڈالی گئی ہے۔

مہتاب کمپنی

مہتاب کمپنی ایک روڈ لاہور کا بیس سطر قرآن کریم جس کے کل صفحات کی تعداد ۳۶۶ ہے، اس میں ایسی ہی ۷۴ اغلاط مشاہدے میں آئیں۔ آخر میں دو پروف ریڈرز کی تصدیق ان الفاظ میں مذکور ہے:

"ہم نے اس قرآن حکیم کے متن کو حرفاً بجز حرفاً بغور پڑھا ہے اور ہم تصدیق کرتے ہیں کہ اس کے متن میں کسی لفظ یا حرف یا اعراب کی غلطی نہیں ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔" 14

مذکورہ نسخے کا ابتدائی صفحہ اور اغلاط والی آیات کے عکس ملاحظہ فرمائیے۔



نسخہ مذکورہ کا سرورق

مہتاب کمپنی کے مذکورہ نسخہ میں موجود چند اغلاط حسب ذیل ہیں:

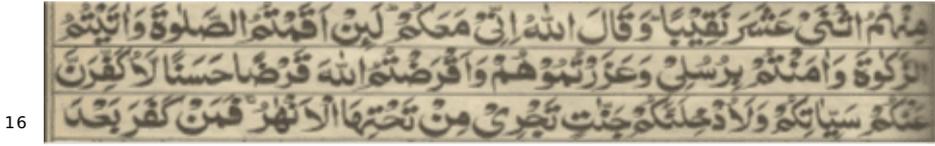
نمبر ۱

15 فَاحْشَةً وَمَقْتًا وَسَاءَ سَبِيلًا ۚ خَرِمَتْ عَلَيْكُمْ أَمْهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخْوَاتُكُمْ وَعَمَّنَّكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَأَبْنَاتُ الْأَخْتِ وَأَمْهَاتُ الْيَتَامَى الْأَرْضَعَاتُ وَأَخْوَاتُكُمْ مِنَ الرِّضَاعَةِ وَأَمْهَاتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمُ الَّتِي فِي

آیت مذکورہ میں لفظ "أَرْضَعَاتُكُمْ" میں "زبر" کی بجائے "کھڑی زبر" ڈال دی گئی ہے، جس سے صیغہ اور معنی دونوں

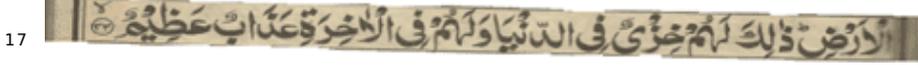
بدل گئے ہیں۔

نمبر ۲



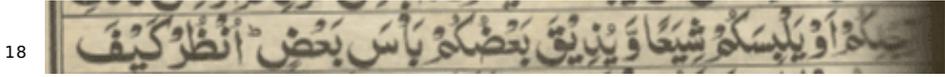
مذکورہ آیت میں لفظ "وَعَزَّرْتُمُوهُمْ" کی زاء پر "شد" نہیں ڈالی گئی۔

نمبر ۳



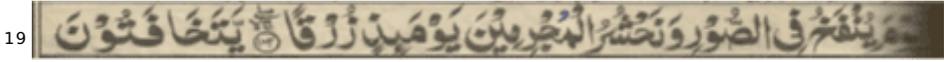
مذکورہ آیت میں لفظ "فِي الدُّنْيَا" کے وال پر کوئی علامت اعراب نہیں ڈالی گئی۔

نمبر ۴



لفظ "بَعْضَكُمْ" کے "ض" پر زبر کی بجائے پیش ڈالی گئی ہے۔

نمبر ۵



"وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِينَ" کے میم پر کوئی علامت اعراب نہیں لگائی گئی۔ نظر آنے والی علامت خود ہاتھ سے لگائی گئی ہے۔

نمبر ۶



"مُنذِرٌ" میں ذال کا نقطہ نہیں لگایا گیا۔

اظہار، ادغام، قلقلہ، وغیرہ کی علامات کا نہ ہونا

برصغیر پاک و ہند میں چھپنے والے مصاحف میں تجویدی قوانین مثلاً انخفاء، اظہار، ادغام، انقلاب اور قلقلہ وغیرہ میں فرق کیلئے کوئی علامت ضبط مقرر نہیں۔ مجمع الملک فہد مدینہ منورہ سعودی عرب سے عرب اور بعض دیگر ممالک کیلئے چھپنے والے مصاحف میں بعض تجویدی قوانین کی رعایت رکھی گئی ہے مثلاً اظہار اور انخفاء کے مقامات پر "تڑکیب" اور "نتائج" کے طرز پر علامات ضبط کی معروف ہیئت میں معمولی تبدیلی کر کے ان میں فرق واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاہم انڈیا پاک میں چھپنے والے عام مصاحف میں ایسی علامات کی تشکیل ہے۔ البتہ تجویدی قرآن کریم جو کچھ عرصہ پہلے چھپنا شروع ہوئے ہیں، اور وہ بھی عام ناظرہ خواں حضرات کیلئے نہیں، بلکہ حفظ کے طلبہ کی ضروریات کو سامنے رکھتے ہوئے متعارف کردائے گئے ہیں ان میں تجویدی قوانین کیلئے علامات یارنگوں کے استعمال کا طریقہ اپنایا گیا ہے۔ حفظ کے طلبہ تو استاد سے بالمشافہہ یہ ساری چیزیں سیکھ لیتے ہیں۔ اصل مسئلہ تو ناظرہ خواں حضرات کیلئے ہے۔ عوام الناس کے نقطہ نظر سے پاکستانی مصاحف کا یہ بہت بڑا سقم ہے۔

تجویدی قرآن کریم میں درپیش مسائل

دور حاضر میں قرآن کریم کی درست قراءت کی طرف ایک اہم قدم تجویدی قرآن کریم کی طباعت کی شکل میں اٹھایا گیا۔ تاہم تجویدی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے جو قرآن کریم شائع کیے گئے ہیں ان میں ایک بڑا مسئلہ ان علامات میں یکسانیت کا نہ ہونا ہے۔ راقم نے اس حوالے سے چھ مختلف طباعتی اداروں جن میں پیکیجز لمیٹڈ لاہور، ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان، ادارہ الحرم لاہور، حماد کمپنی لاہور، ادارہ صدائے اسلام لاہور اور ادارہ سادات لاہور شامل ہیں، کے مطبوعہ قرآنی نسخوں کا مشاہدہ کیا۔ بعض اداروں نے مخصوص علامات ضبط، جبکہ بعض اداروں نے رنگوں کے استعمال سے تجویدی علامات کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔ تاہم ان اداروں کی وضع کردہ علامات میں یکسانیت نہیں ہے۔ ناظرہ خواں حضرات جو کہ لگے بندھے اصولوں سے واقف ہوتے ہیں جب کسی مخصوص کمپنی کے قرآن کریم کی بجائے کسی دوسری کمپنی کے قرآن کریم کا استعمال کرتے ہیں تو ان کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

سطر بندی کے مسائل

بعض پاکستانی مصاحف میں سطر کے آخر میں ایسے الفاظ مرسوم ہوتے ہیں کہ جن کا تعلق اگلے والے لفظ سے ہوتا ہے، ایسے مواقع پر لائن کے آخر میں لکھے گئے لفظ کو اگلے لفظ سے ملانا ضروری ہوتا ہے۔ حروف نافیہ اور یک حرفی کلمات کے رسم کے مواقع پر اگر ایسا ہو تو معنی میں تبدیلی بھی واقع ہو جاتی ہے۔ پاکستانی عوام کی اکثریت چونکہ عربی اور تجوید و قراءت کے قواعد سے نااہل ہے، اس لئے ایسے مواقع پر خطا اور معنی کی تبدیلی کا امکان بہت زیادہ ہے۔ اس کی مثالیں ملاحظہ فرمائیں۔

مثلاً معروف پاکستانی تاج کمپنی کے مطبوعہ تیرہ سطر قرآن کریم میں سورۃ یوسف کی آیت نمبر ۱۰۸ ملاحظہ فرمائیں:

عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي ۖ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَا
 21 أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا

پاکستانی عوام کی ناظرہ خواں حضرات کی اکثریت "أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ" کو "وَمَا" سے الگ کر کے پڑھے گی، جس سے معنی بالکل الٹ ہو جائے گا۔ یہاں خطا کا سبب اگرچہ قاری کا جہل ہے، لیکن اسلوب کتابت اس جہالت کو مؤکد کرنے کا باعث ہے۔²²

ایک دوسرے نسخے کی عبارت ملاحظہ فرمائیے:

وَاتَّبَعَتْ مَلَكَةَ الْآبَاءِ مِنْ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ مَا كَانَ
 23 لَنَّا أَنْ نُشْرِكَ بِاللهِ مِنْ شَيْءٍ ذَلِكَ مِنْ فَضْلِ اللهِ عَلَيْنَا

ناظرہ خواں اگر "مَا كَانَ" پر رکتا ہے اور پھر "لَنَّا أَنْ نُشْرِكَ بِاللهِ" سے تلاوت شروع کرتا ہے تو اس سے نادانستہ طور پر معنی اس قدر غلط ہو جاتے ہیں کہ اسلام کے بنیادی عقیدہ توحید کی ہی نفی ہو رہی ہوتی ہے۔

کتابت متن میں اس پہلو کو سامنے رکھتے ہوئے اگر حروف نافیہ، یک حرفی اور ایسے کلمات جن کا تعلق اگلے کلمہ سے اس نوعیت کا ہے کہ اگر ان کی قراءت کے بعد کچھ ٹھہرا آجائے تو معنی کی تبدیلی کا خطرہ ہو تو سطر کے آخر کی بجائے اگلی سطر میں لکھنے کا اہتمام کر لیا جائے تو یہ بھی ایک مستحسن عمل ہوگا۔

درج بالا بحث سے درج ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں:

1. قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ ایسی کتاب ہے جو وقت نزول سے اب تک اپنی اصل صورت پر باقی ہے۔ مسلمانوں نے اس کتاب کی درست کتابت اور قراءت کیلئے ہر دور میں نہ صرف قابل قدر اقدامات کیے بلکہ "علم الرسم" اور "علم الضبط" کے نام سے دو اہم علوم کی وضع بھی کی۔
2. عالم اسلام کے دیگر ممالک کی طرح پاکستان میں بھی متن قرآنی کی درست کتابت کیلئے اشاعت قرآن ایکٹ ۱۹۷۳ کی صورت میں سرکاری سطح پر قابل قدر اقدامات کیے گئے۔ تاہم سرکاری سطح پر کسی معیاری نسخے کو اپنانے کی بجائے ناشرین کو اس بات کا پابند بنایا گیا کہ وہ گورنمنٹ کے رجسٹرڈ پروف ریڈرز سے صحت متن کا سرٹیفکیٹ حاصل کریں۔
3. سرکاری سطح پر متعین کیے گئے پروف ریڈرز حضرات حفظ اور متن قرآنی کی یادداشت کے حوالے سے تو پختہ تھے تاہم ان میں سے اکثر "رسم" اور "ضبط" کے بنیادی فنون کی باریکیوں سے نااہل تھے۔ اور ان کیلئے کسی ایسی تعلیم یا تربیت کا اہتمام بھی نہیں کیا گیا۔ علاوہ ازیں اس اہم کام میں عدم توجہی، لاپرواہی اور تساہل پسندی کا عنصر بھی سامنے آتا ہے۔ جس کے نتیجے میں صحت متن کی تصدیقی مہروں کے ثبت ہونے کے باوجود بعض قرآنی نسخوں میں فحش اغلاط پائی گئی ہیں۔
4. طباعت قرآن کے سلسلے میں روار کھی جانے والی احتیاط کا فقدان ہمیں بعض ناشرین کے ہاں بھی ملتا ہے۔ بعض ایسے نسخے بھی سامنے آئے ہیں کہ جن کے پہلے ایڈیشن میں اغلاط کی نشاندہی کے باوجود اگلے ایڈیشن میں پہلے والی اغلاط بدستور موجود ہیں۔
5. علامات ضبط کے استعمال اور محل استعمال میں بے احتیاطی اور اغلاط کا ارتکاب، بعض تجویدی قوانین کے لئے علامات کا نہ ہونا، ایسے کلمات پر سطر کا اختتام جہاں زیادہ ٹھہراؤ کی صورت میں معنی کی تبدیلی کا خطرہ ہو اور تجویدی قرآن کریم میں علامات اور رنگوں کے استعمال میں یکسانیت کا نہ ہونا ایسے فنی مسائل کے اہم مقامات ہیں۔
6. اغلاط والے یہ نسخے نہ صرف مساجد، گھروں اور اداروں میں موجود ہیں بلکہ تلاوت کیلئے استعمال بھی ہو رہے ہیں۔

سفارشات

مطبوعہ پاکستانی مصاحف سے متعلقہ مسائل کے حل کیلئے درج ذیل سفارشات مرتب کی جاتی ہیں:

1. سب سے پہلا اور ضروری کرنے کا کام یہ ہے کہ جن نسخوں میں اغلاط کی نشاندہی ہو چکی ہے اور وہ نسخے عوام الناس کے زیر تلاوت بھی ہیں ان کی واپسی کو یقینی بنانے کیلئے اقدامات کیے جائیں۔ اس سلسلے میں ناشرین اور حکومت دونوں کو اکاہی مہم شروع کرنی چاہئے تاکہ غلط تلاوت کے امکانات کو ختم کیا جاسکے۔ عوام کو پرانے قرآنی نسخے جات کے بدلے میں نئے نسخے جات دینے کے ترغیبی عمل سے یہ اہداف حاصل کرنے میں کافی مدد مل سکتی ہے۔
2. پاکستان سے کافی تعداد میں قرآنی نسخے دیگر ممالک میں برآمد بھی کیے جاتے ہیں۔ نیز بعض لوگ پاکستانی چھاپے سے مانوس ہونے کی بنا پر دیگر ممالک میں جاتے وقت اپنے ساتھ بھی لے جاتے ہیں۔ اگرچہ یہ بات ہمارے یقین اور ایمان کا حصہ ہے کہ اس کتاب میں قیامت تک کوئی رد و بدل نہیں ہو سکتا تاہم دور نبوی سے لے کر آج تک چونکہ کتاب اللہ کے خلاف سازشوں کا ایک تسلسل پایا جاتا ہے اور مستشرقین کتاب اللہ میں تضاد ثابت کرنے میں چونکہ

ہمیشہ پیش پیش رہے ہیں۔ اس سلسلے میں ۱۹۲۶ء میں میونخ کے قرآن محل میں پروفیسر برجر اسٹر (Bergstrasser) اور آرٹھر جیفری کی کاوشیں اہل علم سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ ایسی صورت میں یہ از حد ضروری ہے کہ بیرون ممالک سے بھی ایسے نسخوں کی واپسی کیلئے کوششیں کی جائیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ مستقبل قریب یا بعید میں یہ نسخے کسی ایسی سازشوں میں استعمال ہوں۔

3. وزارت مذہبی امور پاکستان نے گذشتہ سال ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے انجمن حمایت اسلام پاکستان کے مطبوعہ نسخہ کو معیاری نسخہ قرار دے کر اس کے مطابق نسخہ جات چھاپنے کا پابند بنایا ہے اس نوٹیفکیشن پر عملدرآمد کو یقینی بنایا جائے۔

4. اگرچہ انجمن حمایت اسلام والا نسخہ بھی رسم عثمانی کے عین مطابق ہے تاہم ضیاء الحق دور حکومت میں خود پاکستانی حکومت کی درخواست پر طباعت قرآن کے عالمی ادارے مجمع الملک فہد نے انڈوپاک کے عوام کیلئے تاج کپنی والا نسخہ چھاپا²⁴ جو اب تک چھپ رہا ہے۔ اس نسخے کے ایک ایک لفظ کا عالمی ماہرین رسم و ضبط نے جائزہ لیا ہے۔ یہ نسخہ بر صغیر پاک و ہند کے قدیم علماء کی تائید کے ساتھ ساتھ عوام میں بھی معتبر ہے اور اگر تمام ناشرین کو اس کا پابند بنادیا جائے تو یہ بھی مسئلہ کا ایک بہترین حل ہے۔

5. اگر معیاری نسخہ کے مطابق طباعت قرآن پر عمل درآمد کو یقینی بنایا جائے تو ناشرین کے درمیان مسابقت کا دائرہ صرف کاغذ کے معیار اور عمدہ پر ننگ تک محدود رہ جائے گا، جس سے نہ صرف مقدس اوراق کے مسئلہ کے حل میں مدد ملے گی بلکہ مناسب قیمت پر عمدہ نسخہ جات کی دستیابی بھی ممکن ہو سکے گی۔

6. تجویدی قرآن کریم چھاپنے والے اداروں کو بھی اس بات کا پابند بنایا جائے کہ علامات ضبط اور رنگوں کے استعمال میں یکسانیت ہو۔ تجویدی علامات اور رنگوں کا استعمال عموماً ناظرہ خواں کی آسانی کیلئے کیا جاتا ہے تاہم حفظ کے طلبہ تو استاد سے بالمشافہہ یہ ساری چیزیں سیکھ لیتے ہیں۔ اگر رنگوں کے استعمال اور تجویدی علامات میں تنوع کا سلسلہ جاری رہا تو یہ ناظرہ خواں حضرات کیلئے بجائے آسانی کے صعوبت کا باعث ہو گا۔ لہذا حکومتی سطح پر ماہرین فن کی ایک کمیٹی بنا کر ان علامات کو طے کر کے لاگو کر دیا جائے تاکہ علامات میں یکسانیت ہو اور مطلوبہ مقاصد حاصل کیے جاسکیں۔



This work is licensed under a [Creative Commons Attribution 4.0 International License](https://creativecommons.org/licenses/by/4.0/).

حوالہ جات (References)

¹ - الزرقانی، محمد عبدالعظیم، مناہل العرفان فی علوم القرآن، مطبعة عیسیٰ البابی الحلبی وشرکاء، 1:369 عبد الہادی، الفضلی، الدکتور،

القراءات القرآنیہ: تاریخ و تعریف، ط، 2، دار القلم، بیروت، 1980، ص: 114

Al Zarqanī, Muḥammad 'Abdul 'Azīm, Manāhil al 'Irfān fi 'Uluw al Qur'ān, (Matba'ah 'Esa al Babī al Ḥalabī), 1:369, Al Faḍlī, Dr. 'Abdul Hadī, Al Qirā'āt al Qur'āniyyah: Takrekh wa Ta'rīf, ((Beurit: Dār al Qalam, 2nd Edition, 1980), 114

² ابو عمرو عثمان بن سعید بن عثمان الدرائی کا نام عثمان اور کنیت ابو عمرو ہے۔ آپ قرطبہ میں 371 ہجری یا بعض روایات کے مطابق 327 ہجری بمطابق 981ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کا لقب المقرئ ہے۔ اپنے زمانے میں "ابن الصیرنی" کے نام سے مشہور تھے۔ علم الرسم پر

گراںقدر خدمات سرانجام دینے والوں اور علمی یادگاریں چھوڑنے والے اہل علم میں آپ کا نام سرفہرست ہیں۔ رسم عثمانی کا مشہور منبج، منبج امام الدرائی آپ ہی کی طرف منسوب ہے۔ لیبیا اور پاکستان میں چھپنے والے مصاحف کی بنیاد اسی کے منبج پر ہے۔ (الاعلام 4:206، مقدمہ الحکم فی نقطہ المصاحف 7، سیر اعلام النبلاء 18:77، مقدمہ مؤلف، الادغام الکبیر 15)

Al 'Alām, 4:206, Al Muḥkam fi Nuqaṭ al Maṣahif, 7, Siyar A'lām al Nubala', 18:77

³ ابو داؤد سلیمان بن نجیح ائمہ رسم میں اہم مقام رکھتے ہیں آپ کا نام سلیمان بن ابی القاسم نجیح۔ جبکہ کنیت ابو داؤد ہے۔ آپ اصلاً "بلنسیہ" سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کے والد نجیح، خلیفہ ہشام کے مولیٰ (آزاد کردہ غلام) تھے۔ مورّخین اور علمائے رجال کا اس بات پر اتفاق ہے کہ آپ کی پیدائش ۲۱۳ ہجری میں ہوئی۔ رسم عثمانی کا معروف منبج، منبج امام ابن داؤد منبج مشارقہ آپ ہی کی طرف منسوب ہے۔ سعودیہ، مصر، شام، عراق اور دیگر عرب ممالک سے چھپنے والے قرآنی نسخے اسی منبج کے مطابق شائع ہوتے ہیں۔ (الاعلام: ۱۳/۳، سیر اعلام النبلاء 19:168، معرفۃ القراء 1:450، شذرات الذہب 3:403، غایۃ النہایۃ 1:316، الصلۃ فی تاریخ ائمۃ الاندلس

1:304-306

Al A'lām, 3:137, Siyar A'lām al Nubala', 19:168, Ma'rifah al Qurā', 1:450, Shadhrāt al Dhahab, 3:403, Ghayah al Nihayah, 1:316, Al Ṣilah fi Tārīkh al A'immah al Undulus, 1:304-306

⁴ آپ کا نام ابو عبد الرحمن خلیل ابن احمد الفراهیدی البصری ہے۔ خلیل بن احمد 100 ہجری میں بصرہ میں پیدا ہوئے۔ علم العروض میں مہارت ہے۔ آپ علم العروض کے واضع تھے، علاوہ ازیں فن موسیقی میں بھی مہارت رکھتے تھے۔ نیز عربی لغت نحو اور ادب کے بھی زبردست عالم تھے۔ عربی گرائمر اور ادب میں سیبویہ بھی، آپ کے شاگردوں میں سے تھے۔ (سیر اعلام النبلاء 7:429، انباہ الرواۃ 1:381، المفصل فی تاریخ العرب 17:194)

Siyar A'lām al Nubala', 7:429, Anbah al Ruwāt, 1:381, Al Mufaṣal fi Tārīkh al 'Arab, 17:194

⁵ الکردی، محمد طاہر بن عبد القادر، تاریخ الخط العربی وآدابہ، المطبعۃ التجاریۃ الحدیثہ بالسکاکانی، مدرسہ تحسین الخطوط العربیۃ المملکیۃ مصر، طبع اول،

1385ھ، ص: 93

Al Kurdi, Muḥammad ṭahir bin 'Abdul Qādir, Tarīkh al Khat al 'Arabī wa ādābuhu, (Egypt: Madrasah Tahsīn al Khutūṭ al 'Arabīyah al Malakiyyah, 1st Edition, 1385), 93

⁶ المازغنی، الشیخ ابراہیم بن احمد التونسی، دلیل الحیران علی مورد الظمان فی فن الرسم والضبط، دارالکتب العلمیۃ، بیروت، 1415ھ، ص: 25-

السندی، ابو طاہر عبد القیوم، صفحات فی علوم القراءات، المکتبۃ الامدادیۃ، مکہ المکرّمۃ طبع اول، ص: 175

Al Mazghani, Ibrahim bin Aḥmad, Dalīl al Hayrān 'Ala Mawrid al zam'ān fi Fnn al Rasm wal Dabt, (Beirut: Dār al Kutub al 'Ilmiyyah, 1415), 25, Al Sindhi, 'Abdul Qayyūwm, Ṣafhāt fi 'Uluwom al Qira'āt, (Makkah: Al Maktabah al Imdadiyyah, 1st Edition), 175

⁷ مفتی محمد ابراہیم صادق آبادی صاحب پاکستان کے علاقے صادق آباد میں ایک دینی ادارے کے استاذ ہیں۔ پاکستان میں مطبوعہ مصاحف میں اغلاط کی نشاندہی کے حوالے سے آپ کا کام "قرآن کی فریاد، مجھے اغلاط سے بچائیے" کے عنوان سے مکتبہ حلیمیہ کراچی سے شائع ہوا ہے۔ زیر مطالعہ آرٹیکل کا بنیادی محرک یہی علمی کام ہے۔

⁸ مفتی محمد ابراہیم صادق آبادی، قرآن کی فریاد مجھے اغلاط سے بچائیے، مکتبہ حلیمیہ کراچی، پاکستان، س۔ن، ص: 171

Ṣadiq ābadi, Muḥammad Ibrahim, Mufti, Qur'ān ki Faryād: Mujhy Aghlāt sy Bacha'iye, (Pakistan: Maktabah Ḥaliymiyyah), 171

⁹ -سورۃ البقرۃ: 83

Surah al Baqarah: 83

- 10۔ سورۃ النساء: 173
Surah al Nisā': 173
- 11۔ سورۃ النحل: 53
Surah al Naḥal: 53
- 12۔ سورۃ النور: 26
Surah al Nuwr: 26
- 13۔ سورۃ الشعراء: 39
Surah al Shu'arā': 39
- 14۔ قرآن کریم مطبوعہ مہتاب کمپنی، لاہور، پاکستان، ص: 367
Al Qur'ān, Published by Mehtab Company, Lahore, p: 367
- 15۔ سورۃ النساء: 23
Surah al Nisā': 23
- 16۔ سورۃ المائدہ: 12
Surah al Ma'edah: 12
- 17۔ سورۃ المائدہ: 33
Surah al Ma'edah: 33
- 18۔ سورۃ الانعام: 65
Surah al An'am: 25
- 19۔ سورۃ طہ: 20
Surah ṭaḥa: 20
- 20۔ سورۃ ق: 2
Surah Qāf: 2
- 21۔ سورۃ یوسف: 108
Surah Yuwsuf: 108
- 22۔ قاری رشید احمد تھانوی، مشروع تزیین المصاحف بترتیب المتن فی السطور بحسب المعنی، المؤتمر الدولي لتطوير الدراسات القرآنية، جامعہ الملک سعود، المملكة العربية السعودية، بتاريخ 6 ربيع الثاني 1434ھ، بمطابق 16 فروری 2013ء، ص: 10
Thānawī, Qarī Rasheed Aḥmād, *Mashru' Taz'in al Maṣahif bi Tartīb al Matn fī al Suṭuwr bi Ḥasb al Ma'na*, International Conference for Development of Qur'ānic Studies, (Saudia: King Sa'ud University), 10
- 23۔ سورۃ یوسف: 38
Surah Yuwsuf: 38
- 24۔ مجلہ التفصیح من الاسلامی، الرياض، شعبان 1408ھ، ص: 77، رسم مصحف مطبوعہ تاج، دراسة نقدية مقارنة، ندوة طباعة القرآن، 3:1245
Majallah al Taḍamun al Islāmī, (Riyadh: 1403), 77, Rasm Muṣḥaf Maṭba'ah Tāj: Dirasah Naqdiyyah Muqaranah, (Nadva ṭaba'ah al Qur'ān), 3:1245